مشاہدے' دردمندی' تڑپ' جستجو' عزم' مایوسی' تحرک اور اختلاف رائے کی منہ بولتی دستاویز ہے۔ عامتہ الناس سے زیادہ اس میں اہل علم کے لیے دل چسپی کا عنصر ملتا ہے۔

ان خطوط سے یہ اندازہ بھی ہوتا ہے کہ تحریک اسلامی کے اہل دانش کی فکری دنیا میں کتنے نشیب و فراز ہیں' ان کے شب و روز کن کن تفکرات میں گھلتے ہیں' وہ کیسی کیسی تپش محسوس کرتے اور کون سی گرمی بانٹتے ہیں۔ ان کے مابین شخصی سطح پر گہرا اختلاف ہونے کے باوجود اجتماعیت میں اتفاق و یک جہتی کی کتنی مضبوطی ہے۔ کیوں کہ ان رجالِ کار کی تگ و تاز کا محور رضاے الٰہی کا حصول ہے۔

ان خطوط سے یہ حقیقت بھی نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے کہ تحریک اسلامی کا کوئی بھی فرد شخصیت پرستی کے گنبد کا اسیر نہیں ہے بلکہ ان کے لیے قرآن و سنت رسولؐ اللہ ہی حتمی سچائیاں ہیں' اور وہ کسی فرد کو ایمان و دانش کا خراج دینے کے روادار نہیں۔ یہ وہ عظمت کردار ہے جسے پیدا کرنے کے لیے قرآن و سنت کا صحیح فہم ضروری ہے۔ اس فہم کو عام کرنے کے لیے مولانا مودودی نے علما' صوفیا اور مشائخ کی روایتی ڈگر سے ہٹ کر نیا راستہ اختیار کیا اور اپنے آپ کو "پیرومرشد" بننے سے بچایا۔ اسی چیز نے وہ حریت فکر پیدا کی' جس کی متلاطم لہریں اس کتاب کے کینوس پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی نے نہ صرف ایسے قیمتی سرمایہ مکاتیب کو محفوظ رکھا' بلکہ شائع کرنے کا بھی اہتمام کیا۔ چونکہ یہ خطوط اشاعت کی غرض سے نہیں لکھے گئے تھے' اس لیے ان میں بے تکلفی کا عنصر غالب ہے۔ ممکن ہے بعض مکتوب نگاروں کو ان کی اشاعت پر ذہنی تحفظ ہو کہ یہ تحریریں عام کرنے کے لیے نہیں تھیں۔ لیکن ہمارے خیال میں ان کی اشاعت بوجوہ مفید ہے--- خصوصاً اسلامی تحریکوں کے وابستگان کے لیے مصنف کے مشاہدات اور تجربات استفادے کا باعث ہوں گے۔ (سلیم منصور خالد)

عبدہ ورسولہٗ ' حکیم شریف احسن۔ پتا: ادارہ مطبوعات سلیمانی' غزنی سٹریٹ' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۱۸۴۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

اردو شعرا کا سب سے خوش نصیب طبقہ وہ ہے' جسے شعر گوئی کی توفیق ملی' تو اس نے فقط نعت گوئی ہی کو اپنا شعار بنایا۔ حکیم شریف احسن کی اوّل و آخر حیثیت نعت گو ہی کی ہے۔ ان کے لیے باعث فخر ہے کہ ان کی شعر گوئی سراسر نعت گوئی ہے۔ انھوں نے نعت کے علاوہ کبھی کسی اور صنف شعر پر قلم نہیں اٹھایا۔ اگر شاعر کی افتادِ طبع بلند' ذوقِ شعری رچا ہوا' اور محبت رسولؐ کا جذبہ والہانہ شیفتگی کے درجے کو پہنچا ہوا ہو تو نعت جس درجے اور معیار کی ہوگی' اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

حکیم شریف احسن اونچے درجے کا علمی ذوق رکھتے ہیں۔ علوم اسلامیہ' مشرقیات اور عربی فارسی کا

مطالعہ وسیع ہے۔ اوائل عمر ہی سے اسلامی تحریکوں سے وابستگی رہی اور تحریر و تصنیف سے بھی علاقہ رہا۔ چنانچہ ان کی نعتیں نعت کی جملہ ادبی و شعری خوبیوں سے متصف ہیں۔ اہم بات تو یہ ہے کہ انھوں نے رسول اکرمؐ سے شدید نوعیت کی محبت اور وابستگی کے باوجود اظہار محبت کا ایک قابل قدر توازن اور معیار برقرار رکھا ہے۔ عرفی نے کہا تھا کہ نعتیہ شعر کہنا تلوار کی دھار پر چلنے کا فن ہے۔ حکیم شریف احسن نے اسی نزاکت کا خیال رکھا ہے۔ ان کے توازن فکر و نظر اور ذوق سلیم نے انھیں بھٹکنے نہیں دیا۔

ان کی نعتیں صرف روایتی پہلو تک محدود نہیں ہیں‘ بلکہ وہ محبت رسولؐ کو اپنے گرد و پیش کی صورت حال سے منسلک کر کے دیکھتے ہیں اور جہاں تہاں تشویق کا اظہار بھی کرتے ہیں ؎

احسن درِ سرکار سے اِعراض کا انجام
دنیا کہ تھی جنت کبھی‘ ہے آج جہنم

زیرنظر مجموعے کے آغاز میں حافظ لدھیانوی مرحوم (جو خود بھی بہت اچھے نعت گو تھے) اور ڈاکٹر ریاض مجید نے حکیم شریف احسن کی نعت گوئی پر بڑی عمدگی سے ناقدانہ بحث کی ہے۔ اس مجموعے کی ایک منفرد خوبی یہ ہے کہ اشعار پر حواشی کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بعض الفاظ‘ اصطلاحات‘ تلمیحات اور تراکیب (قرآن‘ حدیث‘ سیرت‘ تاریخ‘ فقہ‘ اعلام وغیرہ) کی بخوبی وضاحت کی گئی ہے۔ ”یہ حواشی شائقین نعت کو قرآن و سیرت کے مزید اور براہِ راست مطالعے کی ترغیب دے کر ان کے جذبہ محبت اور اطاعت رسولؐ میں اضافے کا موجب بنیں گے“۔ (ص ۱۴۷)

عبدہ و رسولہٗ اردو نعت میں ایک قابل لحاظ اضافہ ہے۔ بلاشبہ اس کا شمار چند منتخب نعتیہ مجموعوں میں ہوگا۔ حسن معنوی کے ساتھ‘ طباعت و اشاعت میں حسن صوری کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

دامانِ خیالِ وطن‘ محمد انور صوفی۔ ناشر: خود مصنف۔ پتا: پلس کیمونی کیشنز‘ ۵۰۵-ہما بلاک‘ علامہ اقبال ٹاؤن‘ لاہور۔ صفحات: ۱۵۲۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

مصنف اوائل میں شعبۂ تعلیم سے منسلک رہے‘ پھر پاکستان اور آزاد کشمیر میں مختلف ملازمتیں کیں۔ ۱۹۷۴ء میں ناروے چلے گئے اور تاحال وہیں مقیم ہیں۔ چونکہ طبعاً قلم و قرطاس سے بھی تعلق رہا اس لیے وقتاً فوقتاً مختلف جلسوں اور تقاریر کے لیے مضامین قلم بند کرتے رہے۔ زیرنظر کتاب میں انھیں یک جا کیا گیا ہے۔ پیش لفظ میں لکھا ہے: ”وطن عزیز سے ہزاروں میل دُور آباد ایک عام پاکستانی اپنے آپ کو کس طرح اپنے وطن اور اہل وطن سے منسلک رکھتا ہے‘ اپنی اسلامی اور پاکستانی شناخت کو برقرار رکھنے اور قومی شعور کو آنے والی نسلوں میں منتقل کرنے کے لیے کس قسم کی ریاضت کرتا ہے‘ شاید اس کتاب میں شامل ان مضامین